شذرات

مصر میں حال ہی میں جماعت اخوان المسلمین کے رہنماؤں کو جو سخت سزائیں دی گئی ہیں اور ان میں سے بعض کو پھانسی بھی دی گئی ہے، اس پر کئی اور مسلمان ملکوں کی طرح پاکستان میں بھی بڑی ناراضگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور ہمارے ہاں بعض مذہبی جماعتوں نے اس افسوس ناک واقعہ پر عوام مسلمانوں کے جذبات کو کافی مشتعل بھی کیا ہے، اخوان المسلمین کے مسلک سے خواہ کسی کو کتنا بھی اختلاف ہو، ان کے رہنماؤں کے ساتھ حکومت مصر نے جو سخت سلوک کیا ہے اس سے یقیناً ہر مسلمان بے حد متاثر ہوا ہے۔ اور اس کی یہ دلی خواہش تھی کہ کاش مصر کی حکومت اس معاملے میں نرمی برتتی اور اخوان المسلمین کے رہنماؤں کو اتنی سخت سزائیں نہ دیتی۔

قاہرہ کے روزنامہ "الاھرام" میں اخوان المسلمین کے ان رہنماؤں کے مقدمے کی جو روداد چھپتی رہی ہے، وہ ہماری نظر سے گزری ہے۔ اس روداد سے معلوم ہوتا ہے کہ ان رہنماؤں پر جن الزامات کی بنا پر مقدمہ چلایا گیا تھا، وہ تمام تر سیاسی نوعیت کے تھے، اور دینی عقائد و اعمال سے ان کا کوئی تعلق نہ تھا۔ ان الزامات میں غلط یا صحیح تشدد اور مسلح قوت کے ذریعہ حکومت کا تختہ الٹنے کا بھی الزام تھا، اس ضمن میں ایک قابل توجہ بات یہ ہے کہ عدالت میں سید قطب مرحوم و مغفور کے سامنے جب ان کے وہ بیانات دہرائے گئے، جن میں انہوں نے موجودہ نظام کو سرتاسر "جاہلی" قرار دیا ہے۔ اور اسے بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کو ہی اس دور میں اسلام کا صحیح منصب و مقصد بتایا ہے تو ان سے پوچھا گیا کہ انہوں نے یہ خیالات کہاں سے اخذ کئے ہیں۔ اس سلسلے میں عدالت نے مولانا مودودی کا نام لیا اور کہا کہ کیا آپ نے موصوف کی کتابوں سے یہ خیالات لئے ہیں، تو سید قطب نے کہا کہ بے شک ایک حد تک۔

عہد حاضر کے پورے کے پورے نظام کو سرتاسر "جاہلی" قرار دینا، اور اسے جڑ بنیاد سے کھود کر اس کی جگہ ایک اور نظام لانا جسے بزعم خود خالص اسلام کا نام دیا جائے اور اس کے سوا باقی سب کچھ غیر اسلامی ہو۔ اور اس زمانے میں اسلام کی اصلی و حقیقی غرض و غایت صرف اسے ہی سمجھنا بڑا خطرناک تصور ہے۔ اور جب یہ ایک عملی اور فعال تحریک کی شکل اختیار کرتا ہے تو تشدد اس کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے، خواہ زبان سے جمہوریت اور عوام کا کتنا بھی نام لیا جائے۔

ہمارے ہاں جو گروہ اس نہج پر سوچتے ہیں اور اسلام کے نام سے عوام کو گرویدہ بناتے اور اس طرح مسندِ اقتدار تک پہنچنے کے منصوبے رکھتے ہیں، ان کے لئے مصر کے ان المناک واقعات میں بڑی عبرت ہے

مسلمانان پاکستان کی طرح ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے بھی اپنے ہاں کے مدارس عربیہ و دینیہ کی اصلاح کا مسئلہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ماہنامہ "برہان" دہلی نے لکھا ہے کہ ایک کمیٹی نے جو جدید و قدیم تعلیم کے مسلمان افاضل پر مشتمل تھی، ایک ایسا نصاب تیار کیا ہے جس میں قدیم نصاب تعلیم کی روح بھی محفوظ ہے اور اس میں جدید علوم بھی آگئے ہیں۔ اس نصاب میں انگریزی زبان، تاریخ، جغرافیہ، ریاضی، اقتصادیات، فلسفہ، علم السیاسۃ، اور سائنس شامل کئے گئے ہیں۔ مولانا سعید احمد اکبرآبادی ایڈیٹر "برہان" کے الفاظ میں۔

"ایک طالب علم سولہ برس کی مدت میں اس نصاب کی جب تکمیل کر لیتا ہے، تو ایک طرف اس میں دونوں قسم کے علوم و فنون میں بصیرت پیدا ہو جاتی ہے اور دوسری جانب کسی ایک علم دین میں مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ یا تاریخ اسلام میں یا اس کے متبادل فلسفہ جدیدہ یا عربی ادب میں تخصص کر لیتا ہے، جو ایم اے کے برابر ہوتا ہے۔"

اس کمیٹی کی تشکیل سنٹرل وقف کونسل نئی دہلی نے کی تھی، جس کے چیئرمین ایک مسلمان مرکزی وزیر ہیں۔ یہ کونسل اس نصاب کو حتی الوسع خود بھی نافذ کرے گی اور اس نے عوامی دینی مدارس کو بھی یہ نصاب اختیار کرنے کی دعوت دی ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ مسلمانوں کی درس گاہوں میں اس دور کے تمام علوم پڑھائے جاتے تھے۔ اور آج کی طرح اس وقت علوم کی دو قسمیں نہ ہوتی تھیں کہ ایک تو دینی علوم ہوں، اور دوسروں کو دنیوی علوم کہا جائے